21441 ـ منگیتر كا ايك دوسرے كو منگنى پہنانا

سوال

مردوں كے ليے منگنى يا شادى كى انگوٹھى كا حكم كيا ہے اگر جائز ہے تو كيا سونے كے علاوہ كسى بھى معدنيات كى ہو سكتى ہے، اور وہ كونسى معدنيات ہيں جو مرد پہن سكتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مرد كے ليے سونے كى انگوٹھى وغيرہ پہننا كسى بھى حالت ميں جائز نہيں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس امت كے مردوں پر سونا پہننا حرام كيا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك شخص كے ہاتھ ميں سونے كى انگوٹھى ديكھى تو آپ نے اسے اس كے ہاتھ سے اتار ديا اور فرمايا:

" تم ميں سے كوئى ايك آگ كا انگارا اٹھا كر اپنے ہاتھ ميں ركھ ليتا ہے "

صحيح مسلم اللباس و الزينۃ حديث نمبر (3897).

لہذا كسى بھى مسلمان مرد كے ليے سونے كى انگوٹھى پہننا جائز نہيں، ليكن سونے كے علاوہ چاندى وغيرہ دوسرى معدنيات كى انگوٹھى پہننا مردوں كے ليے جائز ہے چاہے وہ قيمتى معدنيات ہى ہو.

اور رہا منگنى يا شادى كى انگوٹھى پہننا تو يہ مسلمانوں كى عادات ميں سے نہيں، اور اگر اس ميں يہ اعتقاد ركھا جائے كہ يہ انگوٹھى خاوند اور بيوى كے درميان محبت كا باعث بنتى ہے، اور اس كو اتارنے سے ازدواجى تعلقات متاثر ہونگے، تو اس طرح يہ شرك ہو جائيگا، اور ايك جاہلى اعتقاد ميں شامل ہوتا ہے، اس بنا پر آپ كے ليے كسى بھى حالت ميں يہ انگوٹھى جائز نہيں.

اول:

اس ليے كہ يہ ان لوگوں كى تقليد اور نقالى ہے جن ميں كوئى خير و بھلائى نہيں، يہ عادت مسلمانوں ميں غير مسلموں كى طرف سے آئى ہے.

دوم:

اگر اس عادت کے ساتھ یہ اعتقاد بھی ہو کہ یہ ازدواجی تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے تو یہ شرک بن جائیگا لا حول و لا قوۃ الا باللہ.

ماخوذ از فتوی: شیخ صالح الفوزان.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے منگنی کی انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" منگنی کی انگوٹھی پہنانا ایك رسم ہے، انگوٹھی میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں ایك اعتقاد رکھا جاتا ہے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں اور اس انگوٹھی پر منگیتر کا نام لکھتے ہیں جسے دینی ہو، اور لڑکی کا بھی نام لکھا جاتا ہے، جس میں ان کا گمان ہوتا ہے کہ یہ خاوند اور بیوی کے مابین رابطے میں اضافہ کا باعث ہے.

تو اس حالت میں یہ منگنی کی انگوٹھی حرام ہو گی، کیونکہ اس کا تعلق ایسی چیز ہے جس کا نہ تو شریعت میں اور نہ ہی حسی طور پر کوئی اصل ملتی ہے.

اور اسی طرح یہ انگوٹھی منگیتر لڑکی کو بھی نہیں پہنا سکتا کیونکہ ابھی تو وہ اس کی بیوی نہیں بنی اور اس کے لیے اجنبی کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ عقد نکاح کے بعد ہی اس کی بیوی بنے گی.

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلۃ (3 / 914 ـ 915).

واللہ اعلم .